

اندھیرا کی روتھیں کیجیے

اس نے لڑکھڑکھ کر دیکھا کہ سارا لایا اور اسی سے
تھمتی ہوئی زمین پر جا پڑی۔ اصل بچل ہوئی
سائیں کو سناتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر آسمان کو
دیکھا تو وہاں مگلی کی کڑک سے اس کی آنکھیں پھوٹا
گئیں۔ اس نے تیزی سے سر جھکا اور آسمان چھوئی
سے ہارٹ کے پتوں میں پڑے تھے اس نے ہلٹ کر
دیکھ کر اسٹریٹ لائٹ کی روشنیوں میں لرز رہی
تھی اور وہ تاریک سائے اس کے نزدیک پہنچے اور اسے
تھم دیا کہ سارے کھڑی ہوئی اور اپنے پتوں کی
ایک آخری کوشش کرتے ہوئے اس نے قریب کی
گلی میں پھٹک لگا دی۔ تاریکی نے اسے اپنے
ہاتھوں میں سمیٹ لیا۔ چوتھ اس کے گھٹنوں پر گئی
تھی کہ تیزی سے گولے کے درم کے پیچھے دیکھ
گئی۔ پتوں میں اس نے لڑکھا تھا۔

"Of Good things" اس نے دے دے ہوئے
تھ کہ پتوں اور پتوں پر سلیب کا نشان بنانے لگی۔
لہذا اس کے پتوں میں آہٹ سی ہوئی اور یہ احساس
کہ وہ انہیں غلط کر اس کی نگاہوں میں جڑ گیا۔
اس نے چاہا تھا کہ تو اسے عقل میں رکھ کر دے گی۔
اس کی انداز میں کہتے تھے۔ اس کے قریب بیٹھا
تھی مگر اس نے مجھے اس کے دانت مہو تھے
کی طرف پڑے اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھا
پتہ سر رکھا اس نے مہو تھے اس کی گھڑی

مگلی کی کڑک اور پتوں کی کڑک میں وہ نکلیں کا
غلبہ تھا۔ ہوسہ دھار پاش زمین کی ہر جگہ سائے
پڑے کو چہرے تھے۔ اس نے سب سے اگلیوں سٹیشن
سائیں ہر مہو قریب میں پڑے تھے۔ قریب کی مدد
کہا سب کے سب سائے
پڑے تھے۔ قریب کی پتوں میں اور سلیب
تھم رہے تھے۔



محب سوتے ہیں۔ "مٹل کمری ہو گئی۔" "اور نہ مج
آگہ نہیں کھلے گی۔"

میں اٹھا ہوں۔ "تذیش نے جہنم لیے میں
پا بھلا۔
"مٹل طواغوت ہوا تو جی بات ہے۔" "وہ حسدنا کر ہولی
مٹی۔ شبلی مر کا ہاتھ قدم کر چلی گئی۔

"سو بھی۔ ہم بھی چلیں۔" "مٹل نے ندیہ کو کھلا۔
"ہم بھڑا آئیں۔" "تذیش نے بھڑا۔
"تذیش نے جے جا کر۔ مٹل خاصی بدلتا
ہے۔ "ندیہ نے کرا کر کے ہولی۔

"(آئی۔ مٹل نے ندیہ سے بدلتا ہے۔)
ندیہ نے مٹل کو مٹی مٹی کہہ آگے چلے۔
"تذیش سنا نہیں ہے۔" "مٹل نے تذیش سے
پوچھا۔ خیال کی تھا کہ وہ لوہ جالے گا تو ساتھ ہی وہ
لوگ بھی جا رہی تھی۔

میں تو مٹل نہیں کہ۔ "وہ آرام سے پاؤں پھیر کر
لیٹ گیا۔ شہر اڑنے اس کی تھکیدی۔
"وہ بے تھو خاصی بدلتا ہے۔"

"پار تو ہوں۔" "اس کی اٹھ مٹل چلی گئی۔
"وہ تو آپ کے چہرے سے ظاہر ہے۔" "وہ تو
ہاتھ پاؤں ہار کر نہیں رہے۔ من کے اس طرف تعلق
اٹالے ہی نہیں قدم آگے بڑھانے پڑے۔

"مٹل اٹال سے تیار ہوں ہی کوئی صحت و طہارت
کرنے لگا تھا۔" "مٹل سے توارا ہماری۔

"وہ تیار ہے۔" "ندیہ کو کھلا۔ آگاہی ہوں
وہ کل آئی۔" "وہ کل ان کی مٹی میں اٹھا تھا۔ شبلی
کے گھر سے کی لٹھ ہو چلی گئی۔
"مٹل نے مٹل سے مٹل سے مٹل سے۔" "مٹل نے
کھلا۔

"ظاہر ہے اس تو مٹی رات کو کون جاگ رہا ہو
کہ۔" "ندیہ نے مٹل سے مٹل سے مٹل سے۔

مٹل نے آگاہی ہوں ہی کوئی صحت و طہارت
کرنے لگا تھا۔" "مٹل سے توارا ہماری۔

کو شعل کی۔

"مٹل نے اٹھ کی لٹھ نہیں ہولی گئی۔"

میں نے آگے سے کل ساری لٹھیں تک کر
دی تھیں۔"

"سنو اٹم میرا ہاتھ پکڑو۔" "مٹل نے پکڑا قدم
دھرتی میں مٹل نے کھلا۔

"تذیش دار لگ رہا ہے۔" "ندیہ کو خاصی حیرت
ہولی گئی۔

"طواغوت میں تو تمہارے خیال سے کہہ رہی تھی
نہیں تو نہ سہی۔"

(وہ تیز کو پکڑا چل گیا۔)
"نہیں ٹھیک ہے۔" "اس نے بحث اس کا ہاتھ
دھکا۔

"تہست پکڑو۔"

"وہ توں دھرتی دھرتی پکڑا چلے گئی۔ لوہ
کی پکڑ مٹی آگے ہی ندیہ ٹھیک گئی۔

"مٹل۔" "اس نے سر سرائی توارا میں پکارتے
ہوئے اس کا ہاتھ دھکا۔

"کارا تو نہیں ہار۔" "ندیہ کی توارا ہی خوفناک
کھپنے والی تھی۔

"تمہارے کمرے کا دروازہ کھلا ہے مٹل۔"

"تو۔" "مٹل نے قدم آگے بڑھائے۔
"مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں نے سارے
دروازے لٹھا رکھے تھے۔"

مٹل کے قدم ختم گئے۔ پھر رات کے لوہ
والے مٹل میں گئی۔ ظاہر ہے ندیہ نے اس کی تھکیدی
ہی کر لی تھی۔ آگاہی ہوں ہی کوئی صحت و طہارت
کرنے لگا تھا۔

"ندیہ نے مٹل سے مٹل سے مٹل سے۔"

"نہیں۔" "مجھے اچھی طرح یاد ہے۔"

ایک مٹی کو تو مٹل نے مٹی میں خود کو کھوسا
تھا۔ کیا صورت تھی ایسی مٹل کی۔ سارے مٹل
میں تو وہ آرام سے آگے بڑھ کر لٹھ توں کر رہی تھی۔

مٹل نے آگاہی ہوں ہی کوئی صحت و طہارت
کرنے لگا تھا۔

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

کوئی نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کے طبعی ہوتے رہیں۔
 یہ کہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے طبعی ہوتے رہیں۔
 کوئی نہیں ہے۔ لیکن اس کے طبعی ہوتے رہیں۔

میتاں لیکن نم۔ مٹاں۔ جو۔ کیا ہے ۶۴۔
توٹ کے۔ مٹاں سے پٹ گئی۔ مٹاں کامل و حکم
کے۔

مستقل اور حرجی کی طرف دیکھو۔ "کدو" نے
آپ سے اشارہ کیا، اچھی بات تھی کہ وہ اسے
مستقل بناتے ہیں، یہ ہے جو آپ کو چاہیے۔

میں نے اس کو دیکھا ہے۔ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

کتاب پر لکھا ہے۔ "میں نے اس کی باتوں پر عمل کیا ہے۔"

rduphoto.com

rduPhoto.com

”مخترس! اللہ تو کبھی ہو جائیں۔“ اس نے
 قدموں میں ہادی مخترسہ کو پھونکا۔ وہ فرش پر لڑھک
 نکلیں۔ گریب بکواسن ہو گئی تھی۔ پیچھے دھماکا دھماکا
 دواڑے کھلے تھارے اور بھاگتے قدموں کی توالیوں
 آری تھیں۔ اس نے ہاتھل جیب میں ڈالے۔ پھر اندر
 کے قریب ہوا۔

”کائناتیں تو کدوا حق لڑکی۔“
 ”اے ارسلان بھائی!“ وہ ہکا بولی۔ ارسلان نے ہر
 اپنی بات دہرائی۔ تو اس نے بھاگ کر کائناتیں تو کر

نہ نہیں ہے۔“ مراد میں کی اطلاع کے مطابق مثل
 غاصی بندہ راج ہوئی تھی۔ کیونکہ ایک دفعہ اس نے
 لاکھوں مارا تھا۔ اب یہ بات تو صرف مثل جاتی تھی
 کہ بے چارہ لاکھا۔“ اس کی عمری ٹیل کے پیچھے آگیا
 تھا۔ تو غصہ میں لڑائی نے تپا تھا کہ وہ لاکھوں مار
 بجلی سے مثل نے اس کی بات کا جواب نہ مناسب
 نہیں سمجھا۔ ندوہ نے لاکھوں مار کر موبیل ڈیڑا
 بے تھو کھلا۔

”اس سے کیا لڑکی؟“
 ”بچا۔“ ندوہ نے کتابی لہجہ میں لڑکی۔
 ”تو جیل میں ہے۔“
 ”تو تو لڑکی۔“

قدموں کی چاپ واضح ہونے لگی۔ ندوہ کے
 ہاتھوں میں کچھ پائنتاں تھیں۔

”مثل نے موت لڑے سے بھاگ جاتے ہیں۔“
 ”موت لڑے سے موت نہیں ہوتے۔“
 ”تو یہ جیل میں ہے۔“
 ”نہ تم لگاؤ۔“ اس نے لڑائی مثل کے ہاتھ میں
 لٹکایا۔

”میں کیا لڑکی؟“
 ”تو تو لڑکی۔“
 اس نے کھانک لڑا تھا۔ ندوہ نے اس کا ہاتھ
 کھڑا۔

”میں لڑکی ہوں۔“
 مثل نے لڑائی لڑا میں لڑائی لڑائی کی اور یہ
 ہی کسی نے آگلی لڑائی میں لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی
 لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی
 اس سے لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی
 لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی
 لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی
 لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی

UrduPhoto.com
 UrduPhoto.com
 UrduPhoto.com

دنیا کی بہترین کہانیاں عمران ڈائجسٹ شائع ہو گیا ہے

دنیا بھر سے
 منتخب دلچسپ
 کہانیاں
 پڑھنا چھوڑنا ہے

دیکھیں تو یہ اس کا جرم
 تھے ذہن کا سانچہ

۲۵
 ۲۵

عمران ڈائجسٹ

پاکستان سباز • لاہور

وہ بھی سب کے ساتھ فرما رہی تھی۔
میں نے اس سے کہا کہ تم نے کیا کیا ہے؟

میں نے کہا کہ میں نے اس کو اپنی ہڈیوں کا ٹکڑا کر کے ایک طرف ہٹا دیا ہے۔ اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کھانے کی چیز نہیں دینی چاہیے۔

مکتوبہ کتبہ موجود ہے۔ در خصوص کتابہ احمدی
قبیلہ احمدی کوئی قلم نہیں ملتا۔

واللہ اعلم بالصواب۔

کتابخانه ملی ایران - تهران

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وكرمه
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

کے لئے ان کے اہل کار سے مل کر ایک خط لکھا۔ جس میں ان کی

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

۱۰۰ فریل ہو کر ان میں کھس کی۔ سہولت شروع
ہو گئی کہ میں بھی چھوڑ کر چلا گیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر کے چاروں طرف گھوم کر آیا تو اس نے

تکوا ہیں گے کہ انہیں اپنے والد کا طبع کھڑے سے

میں نے اس معاملہ میں ہونے والا فیصلہ دیکھتے ہی قہقہے لگائے
 اس کے ہاں خاص طور پر اتنی جوشی تھی کہ ہر کسی کی زبان

انکے دور سب کے سب گھٹانے پیچھے کے شو تھے اور
آج تو مسلمان دور ہو چکی اتنی صورت اترے آج ہوا مسلمان

موجودہ قائد ارسلان احمد نعل کے خلاف دائر تھے اور
نعل اس کے خلاف ایک کھوئی ہوئی قوم پر حملہ کر رہے تھے۔

سوی عرب میں سیر کر کے افرکے بعد مملکت

جس کی ایک تصویر بھی کی گئی۔ اس شخص کا پیشہ نامعلوم ہے۔

[illegible]

این سوره را در هر روز بخواند و در هر روز بخواند
و در هر روز بخواند و در هر روز بخواند

۳۔ جو شخص اپنے کام سے غافل ہے وہ ہلاک
ہو جائے گا۔

اب اس کا خیال کرنے کے لئے پہلی چیز کو دیکھو
تاکہ اس طرح کی باتیں کو کلام کی سطح پر نہ لے سکیں

اس صورت میں جب شہزادہ اور ان کے منگے واپس آئے
تو ان کے دل میں بڑی غم و غصہ تھا۔

اسلام کا یہی اسلوب تھا کہ جس جانب کی سیدھا تھی

"نہیں یہی۔ ان کا ہوا تو اس سلطان کے نام ہے۔
وہ نہ یہ تھا وہ ہاتھ۔ تو کا نام بھی۔" متل لے لکھا
تو قصداً مسکرائی۔
"نہیں۔ مجھے یاد ہے۔" وہ فوراً ہی ہنست کی
تھی۔

♦ ♦ ♦ ♦ ♦
دادو نے وہی انہوں کا حساب کر رہی تھی۔
دادو نے اندیشہ کو کہہ بیٹے کی تل کا بھڑا ہوا تھا
پس یہی۔
"میں بھی کہتی ہوں کہ۔ دادو تو پیچھے ہی چلی رہتی
ہے۔ یہ سیکھ لو۔ یہ سیکھ لو بھی بھگن ہی نہیں لینے
دیتی۔"

"میں نے تو کیا بھی نہیں سہا دادو۔"
"میں نے اپنی تو کی جانتی ہوں کہ میری بیٹی میں
بھی کوئی نہ رہے۔"

"میں جانتی ہوں دادو۔" قصداً مسکرائی۔
(حسن ایک پرہ ہے جس کے پیچھے ساری
عاشیاں بھپ جاتی ہیں اور میرے پاس ایسا کوئی پرہ
نہیں)

"کہہ دیجئے اور وہ نہ لے کر کاہنہ دور کی سڑکیوں پر
آئی تھی۔ لہجہ ملی گئی تھی۔ متل "باز شہر از شہر اور
اور سلطان شہر کو مٹنے گئے تھے۔ کتنا دور ہوا قصاب نے
کھانا پانی سے کہہ گی۔
"کی دادو مجھے ملے ہوں۔"

"مگر سلطان نے تو نہیں دیکھا۔"
"تو اسے کھانا دے۔ میرا سوا نہیں ہے۔"
"بھلا اور مراد کی شکوایاں کتنے گرام سے
ہو گئیں۔ ادا تہ لگا نہیں کہ ایک بعد وہ سرار شہ
آئے گا۔"

انہی دادو کے سامنے بیٹے مل کے باہر لے پھوڑ
رہی تھی۔ اب تو وہ میں کھائے کی فکر سوار تھی وہ
ہوئی تھی۔
"میں نے تو یہی سوچا تھا کہ وہ شہر کے پیچھے
اس کا سارا پلٹے ہوئے تھا۔"

تو کسی حور شام کی کی تلاش میں آتھیں اس کے پاس
کا مچھو تھا نہ تھا۔ آنکھیں۔
"آپ نے بھی تو دیکھ نہ کیا۔" اسی نے
انہوں سے ہنس کر کہا۔
"میرے بیٹے نے تو ہاتھ کی تھی کہ اسی تلاش
لے اندیشہ کی رہے گی۔" دادو نے کہا تو اسی کے
اندیشہ بھی نہ گئی۔

"میں نے کہہ دیا۔ میری بیٹی میں سو گئی
زور تھی کسی کے سر نہیں منہ میں کی۔
روحان متل کی طرف ہے۔ صاف کہتا ہے۔
نواہر صورت اور ملازمت کرتی تھی سے شہر کی
گاہی بی بی ایسی ہو ساتھ چلے تو کو کہہ رہے کریں۔
کتنے لگے۔ اس سے کہہ اپنی صورت بھی
میں دیکھ لے۔ متل کے ساتھ کھڑا ہو تو لکھ
ہے۔"

دادو ہنسنے لگیں۔ اندیشہ کے لبوں پر بھی مسکرائی
نکھر کر۔ بھلا ہوا کہہ کر رہی تھی مگر ان اور حوری
تھے اسی بد ستور منظر تھیں۔

"اب یہ رشتہ بتاتا ہے حالہ حضور نے
واپس میں ملازم ہے۔ کھارہ بھی اچھا ہے اللہ کر
ایک اندیشہ پائے تھا۔ میری تو راتوں کی نیند
از گئی ہیں۔"

"تو انکو انہیں اس کے بیٹھی ہیں آپ
ملا کہ وہ میری قسمت میں لکھا ہے اگر لکھا
ہو نہیں آئے گا۔ کس اور کہے ہائے گا۔ میری
کی تو یہیں مجھے ہی نہیں کی گئی اور تو بھولی رہ
سے رہا۔"

"مظہر سے لے میں کہہ رہی تھی ملا کر
کے اندر کی تھی اس کی تھی۔ پھر وہی ہو گا۔
اس دن اس میں ہائیں کے۔ بھلا کو ہار ہار
ہو لایا ہائے گا۔ لہجہ کی شامت آئے گی۔ کمر کا کوا
چکے گا۔ مگر میں انوار اقسام کی چھریں نہیں گی۔
کی کو شش ہو کی متل اس دن اس ہی چلی جائے
شاداب مچ نہ بھی نہ دھوئے دھوئے کے پیرے

مثال کھینچ کر فیس دی۔

”جیسے جیسے ہو کر تھا۔“

”جیل چل کر توجہ کیا ہوں۔“

”چہ۔ چہ۔ چہ۔ چہ۔ چہ۔ چہ۔ چہ۔ چہ۔“

”کچھ اور چڑا رہی تھی۔ ندیہ نے پلٹ کر دیکھا۔“

”نہت جھنجھوڑا ہوا تھا۔ جبکہ مثال انجوائے کر رہی

تھی۔“

”ویسے بھی وہ میرا کزن ہے اور ہم بچپن سے

دوست ہیں۔“

”جھنجھوڑا کر ندیہ کی طرف بٹا۔“

”تم کیا کر رہی ہو۔“

”نظر نہیں آتا۔“ اس نے اطمینان سے کہہ کر

کھولے والا پلٹ کھولا۔ گاہیوں سے بھری ہوئی

کڑیوں میں پائی تھی۔“

”وہ پلٹ کر کھڑا فٹم بھی ہو گیا۔“ اس نے پلٹ

اتھا کر جی بھر کر کھولا اٹھال لیا۔ ندیہ نے اسے کھور کر

پلٹ پیچھے کیا۔ پھر کھولا گاہیوں میں لٹے گی۔“

”گاہیوں میں اس فٹم نے آج کتنا تک کیا ہے۔“

”میرا دوست کہہ رہا ہے۔“

”اس کا مطلب ہے کہ جب تک اس سڑک میں

سے ہائے گ۔ تم تو نظر آنا ہی نہ ہو جاؤ گے۔“ مثال

نے فٹم سے آنکھیں پھینکا لیں۔“

”تو کچھ رہی ہو اس لڑکی کے بارے میں۔“ وہ ندیہ کی

طرف بٹا۔“

”جی تو کچھ بلکل اب تم دیکھ لو۔“ ندیہ انہیں

نظر آج اڑا کر کے محل طور پر کمریہ کی طرف متوجہ ہو

گئی تھی۔“

”میں نے پہلے ہی ان سڑکوں میں جا کر دیکھا تھا۔“

”کے سڑک۔“ وہ انہیں دیکھ کر کہیں سے کہیں گئی۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”وہ بھی محض تھیں۔“

”حق ہے بالکل۔“

”نہت۔ اندازاً حق بھی نہیں۔ اور تم اس کے ساتھ

اندازاً برا سلوک بھی مت کیا کرو۔“ ندیہ نے سرزنش

کی۔“

”اس کو چھوڑو۔ مگر یہ تم کیوں گئی رہتی ہو سارا دن

نہت کھلی ہے؟“

”میرے ساتھ ہی گئی تھی۔ کچھ چیزیں لینے بھیجا

ہے اسے مارکیٹ اور یہ کام تو ہو گیا۔“ گاہیوں خوب

اچھی طرح بھون کر اس نے چولہا بند کر دیا۔“

تب ہی نہت سر پٹ بھاگتی ہوئی آئی۔ اٹھائیں خیزیں

چھو سرخ ساٹھس پھولا ہوا۔ آتے ہی دھپ سے جو

نیشی تو کہنی ندیہ کی پٹیلیوں میں لگی۔“

”فص۔ یہ تیز کہنی ہے یا۔“ اسے پرے سے رکھ لیں

کر وہ اپنی پٹلی سلائے لگی۔ نہت کے ہاتھ سے سرخ

کاتھ میں لپٹا ڈبہ لا رکھا ہوا اور جاگرا۔ نہت نے لپک کر

زی ٹی وی کا مشہور پروگرام

کھانا خزانہ

نیا ایڈیشن

سنجیو کپور

ٹوہن دور سے تصاویر کے ساتھ

حسین و ٹوہن دور سے تصاویر کے ساتھ

قیمت صرف 250/- روپے

ملنے کا ہے:

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37 اردو بازار کراچی

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

وہ اٹھتا۔ چہلے کے لیے بھاگ رہی تھیں
دست کھینچ کر
"ہاں ہاں" اس کی حالت
اور فوراً کہہ "میرا اس سے کیا ہے؟"
"ہاں ہاں" اس نے میرا دست روک لیا تھا۔ وہ
بھی اس کی حالت تھی۔
"میں نے ساتھیوں کے ساتھ ایک ہی
ہے جس کو تم ایک آنکھ نہیں مانتے۔" اس نے
ترجمہ کیا۔

"میرا یہ کسی کو مانتا ہی ہے۔"
"ہاں ہاں" اس کے لیے اتنی مت کر۔ "میرا یہ
ہی۔" اس نے کسی کی میرا دست روک لیا تھا۔
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
میرا یہ اس کی میرا یہ اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

کے گھر۔
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

میرا یہ اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا
"میرا یہ" اس کا اس کا اس کا اس کا

مٹل نے سہا اختیار کر لیا۔
 "میرا اگر اس کا ایک ہل ٹوٹ گیا تو۔۔۔" ندوہ نے
 نظریے پر بھلا۔
 "ایسا ہوا تو کچھ بھروسہ کی۔۔۔" وہ دونوں ہنسنے
 لگیں۔
 "آپ سے تو لڑا وہی ہیں میرے ہل۔۔۔" نوجوان
 ہو گئی۔
 "نہیں اس نے تم سے کچھ کہا بھی ہو گا۔" مٹل نے
 دلچسپی سے پوچھا۔
 "ہاں نا۔۔۔" وہ بڑے کالیجہ منہ میں دے کر لپٹا گئی۔
 "کچھ دیر غلط رہیں گی ابھی کچھ تھکے مگر بدستور
 شہانے میں مصروف تھی۔
 "سب بس بھی کرو۔" مٹل نے دہنہ کھینچا۔ "سب
 تیار کر اس کے کیا گا۔"
 "وہ ہائی اس نے کہا تھا کہ وہ۔۔۔" وہ مجھ سے محبت کرتا
 ہے۔" نوجوان نے حما کا کیا۔
 "تو تو تم تک ہے اس کا۔"
 "مجھے تو آنکھیں غراب لگتی ہیں۔" مٹل نے
 ایک طرف سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 "نہیں نا۔ اس کی آنکھیں تو بہت سوائی ہیں۔"
 "نوجوان نے محبت سے دیکھ کر کہا۔
 "یقینی ہم نے ساری زندگی بھلا بھلا کیا۔" وہ ہے
 غارے اس افسانے ہاتھ پر۔ آج تک ہمیں تو کسی
 نے کچھ نہ کہا۔
 "خیر تم تو کسی سے کام نہ لو یہ نہیں تو ہم
 ہوں کو کھلی جائیں۔ مہارک ہو نوجوان محبت کو ہمدرد
 راستہ دکھ کر گھڑی ہو گئی۔" ندوہ نے مٹل کی بات
 کٹ کر لکھتے کہا۔
 "مہارک ہو کو دیکھ کر اسے راستہ بھول کر رہا
 ہوتا ہے۔" وہ۔
 "نہیں ہائی ابھی سے کلام نہ کرنا۔"
 "ندوہ نے غور سے اسے دیکھا۔
 "یہ تو تم کہہ رہی ہو۔"

سب رگت چہرے پر تو عمری کی مصروفیت اور
 ہاتھیں کتاب کی آکھوں میں کھل کی حصار۔
 "میرا سکتا ہے۔ تم سے تو کوئی بھی محبت کر سکتا
 ہے۔" وہ زبردستی ہنسنے لگی۔ نوجوان ہاتھ پر اٹھ کر
 ٹوٹی ٹوٹی ہنسی لگی۔
 مٹل کے ہاتھ کے بعد ندوہ بہت دیر تک وہیں
 بیٹھی رہی تھی۔
 ♥ ♥ ♥ ♥
 "یہ تم کن سوچوں میں گم رہی ہو۔"
 مٹل جب اس کی آواز سنی تو وہ کتاب ہاتھ میں لے کر
 کھڑکی سے باہر بھاگ کر رہی تھی۔ ہاتھ آسمان کی طرف
 کی رہی پر لگا اپنی لٹھ کی چاندی بکھیر رہا تھا۔ مٹل نے
 چکر پڑھا تھا۔
 "میں تو یہ سوچ رہی تھی۔ کہ کون سا وقت ہو گا اور
 کون لوگ ہوں گے جو میں گے۔ بس ہمیں ایسی ہی
 لڑکی کی تلاش تھی۔" وہ بگڑے بگڑے لہجے میں کہہ کر ہنسنے
 لگی۔
 "محبت ہی مہارک گھڑی ہو گی اور بہت خوش
 قسمت لوگ۔" مٹل نے بستر کی چادر ہموار کی۔
 "کون کی محبت میں ہاتھ ڈال کر رہی۔" نوجوان نے مٹل
 کو اس کی گود میں بٹھانے کے لیے مہارک کر دی۔
 "نہیں اس کے اڑا کر لائی ہو۔"
 "ندوہ نے کتاب بند کی اور سیدھی ہو بیٹھی۔
 "تمہارے لیے کوئی پروا نہ مل گیا ہے۔" مٹل لطف
 میں تھک کر بٹھ گیا۔
 "ایسا نہیں۔ زبردستی لگا دیا گیا ہے۔"
 "یہ کیا بات ہو گی؟"
 "ہمارے مٹل! میں سوچ رہی تھی انسان کو خود مصروف
 ہونا چاہیے۔"
 "ہاں تو کیا ہے؟" ابھی بھلی شکل ہے تمہاری۔" وہ
 پلٹنوں کے کھانے میں مگن تھی۔ ندوہ نے ایک نظر
 اسے دیکھا۔
 "یہ تو تم کہہ رہی ہو۔"

سب سے پہلے کر کھانا ہو۔

میں نے جیہ۔ تو کھا گیا۔

مگر یہ سب نہیں کر سکتی ہو تو پھر مٹی میں اپنے پیش لے لیا یا جاپ کر لیا اپنی ملا جلتی کو کھو جو نوہ کو اچھا ہوا۔ تو اتنی عام نہیں ہو تو بول مار لگ۔

مشاہد۔ شاید تم چھکسی کہہ رہی ہو۔

مشاہد نہیں میں حقیقتاً چھک کہہ رہی ہوں۔ ندوہ میری بات سنو۔ اٹھ انٹو شیوں اور سکھ کی تقسیم بھی تو مصروف اور بد صورتی دیکھ کر نہیں کر سکتے یہ کوئی الگ بی پکار ہے۔ پھر ہر ایک کو بھی سی سلاش تم نے کیا بھی عام سی شکل رکھنے والے بندے کو بے تحاشا حالت اور محبت پاتے نہیں دیکھا اور بھی بھی حسن ہیں مٹی میں مل جاتا ہے کہ ہمیں مکمل بھی نہیں ہو سکتے تو رب کی ایک نعمت ہے۔ کون جانے کب کمال پور کے مل جاتے۔

آؤ میں سمجھادی ہو کر خاموش ہو گئی اور وہ آؤ سر ہاتھ کی بات پر غور کرنے لگی تھی۔



مثال اور لہجہ کی ہل چال پر مٹی طرح بند تھی۔ ندوہ نے سوچا پوچھی۔ مثال جتنے جتنے ہو گئے۔ میں نے تو پوچھی مثال سے آکر کیا تھا۔ کھے کا مطلب تھا اس کی پہلی کر آئے گا۔

سے پاس کے سچ حالت ٹوٹ گئے۔ لہجہ کی آہستہ لہجہ پر مٹی۔ میں نے پھر سے آؤ دیکھ کر مثال پہلے آؤ لگ گئے تو کھے۔

مثال کی مٹی کوٹ تک کھل رہی تھی۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

آؤ لہجہ کی آہستہ لہجہ سے آؤ لگ کر آؤ۔

جہ مثال جاتی ہے سب آپ کو جہ سے ہوا ہے۔
مجھے اعتراض ہے لہجہ کی آہستہ لہجہ سے ہوا ہے۔
میں نے تو جہ نہیں۔ تو وہ پہلے پہل کرتی ہوں
پہلی گئی۔

تم نے تو کیوں کا بول پے کیا ہے۔ ندوہ نے
سرزنش کی تو وہ پھر سے فس دی۔ تم مجھے مشت ہو رہی
ہو رہی ہے۔

وہ مشت کر رہی تھی جب تلاش آئی۔
جلدی کرو۔ نہیں میں ڈراپ کر رہی ہوں۔
ہیں تم اتنی جلدی کیسے اٹھ گئے۔ مثال خیران
ہوئی۔ وہ نہ صرف اٹھ گیا تھا بلکہ تیار بھی تھا۔
آؤ لہجہ ہے۔ ندوہ دعا کرنا۔ وہ رستہ واضح
ہاتھ دھتے ہوئے ہوا۔

آؤ لہجہ ہے۔ یہ صرف ندوہ سے کہیں گئے۔
مثال نے کھوڑا۔

تم تو کوئی نہیں۔
نہیں تلاش! میں تو تمہارے لیے رستہ دعا کرتی
ہوں۔ وہ قدرے سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

آؤ لہجہ ہے تمہاری طاقت ہے۔ وہ ڈراپ
پہلایا پھر پھر آؤ لہجہ میں ہوا۔
مثال رہی ہو۔

نہیں تم رستہ دل ڈراپ تک کر سکتے ہو۔
تم کوئی تو جہ کی رفتار سے چلاؤں گا۔
تو پھر کیا سے کو گازی چا کر گدھا گازی غریب
ہیں۔ وہ کھلے لہجہ کی تلاش پھر لہجہ۔ تو نہیں مہیا
کے بول۔

آؤ سلطان کہ رہا تھا مجھے ڈراپ کو لے گا۔ اب
گازی تم لے جا رہے ہو تو۔

میں گازی پھر لہجہ ہوں تم ارسلان کے ساتھ
پہل جانا۔ وہ سمجھتی ہے کہ کراہی لہجہ مثال کو
پھر لہجہ آئی۔ تو پھر لہجہ کی لہجہ نے پٹ کر اسے
کھوڑا۔

میں لگ کر ہوا ہے۔
وہ کہیں مجلس ہو تا ہے ارسلان چند دنوں کے

لے لیا ہے چاہا ہے کہ

تجربہ کیا ہے اس کے لئے تو اس نے
میں یہ تو کئی کئی بار چاہا ہے۔ میں تو
باقی کر رہی تھی۔ وہ چاہے چھوڑ دیا ہو۔
پھر اس نے مجھ کو تو اس نے۔ وہ چاہے ہوئے کئی

میں کہہ کر سلطان بھائی کے ہیں۔

چلتے تھے کہ اس سلطان ہیں چاہا تھا۔

چلتے تو چارے اس سلطان بھائی آپ بھی میں
بھارتی ہیں۔ "میں سب کی سب کھٹکھٹک میں۔
سوچتے ہیں چلتے کہنے کے بعد وہ لوگ اپنی اپنی
دھن دھن آگے تھے۔

"سارا کام تھا کئی ہو کر سلطان نے
شاہ بکلی دار اسے یہ اور اس کا لقب کیا تھا۔

"میں بھائی ہے ساتھ۔ پھر اس نے یہ وہی بات چیت
ہوئی۔

"میں نے تو نہیں بڑا مصروف ہو گیا ہے۔"
(بھائی آپ نے کچھ دیکھا ہے)

"کچھ نہیں۔" اس کے ہنسنے کا ارادہ ہے۔

اس سلطان نے اس سوال کیا۔ "میں جو چاہوں وہی اس کے
ساتھ کے رہا ہوں۔ اس نے بکلی دار اس سلطان نے
اس سے اس کی بات کی تھی۔

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

اور اس میں اس کی بیٹی تھی۔ اس نے

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

میں نے تو نہیں اس کا دار ہوں نہیں۔ وہ دار

نہ نے ہاں ہاں میں مکن اور ندوہ کا ہاں
 لہلہ صاف حور اہاں سلیقے سے سچا ہاں ہم کرنے
 کے ہوا میں بھلی اور نکلت 'ہات کرنے کا ہاتر'
 اس نے ہات کی کئی لوانت اس کے سامنے ہار
 یکے بکو پلے ہار تھا میں سلیقے سے چلی کیا
 ہات پنے کے بعد وہ لوگ جیسے تلی میں اسی
 میں چلی گئی۔ اسی کہتی رہی۔ ندوہ نے تو کوئی
 بندی ہی میں نہ ہو گی تھی۔ نہ کوئی سمجھے کا کہ کر
 کہے میں ہی گئی۔

محبوبہ - تجھے - تمناؤں کی تعداد تو آج نوجوانی سے
بھلی ملے گی۔ دھڑ سے جتنا کھل کر ہو کھائے
ہوئے آئے از میں سب کا ہاتھ لیا۔ سب کو ٹھیک ہر
ٹھیک تھا کہ کہہ سناں میں کپڑے
تمہیں کیا ہو؟ تمناؤں نے حیرت سے اس کے
ناز ادا کیے

UrduPhoto.com

نور ساتھ ہی تھی۔
"خالی چائے لینی ہے یا ساتھ کچھ ٹھوس بھی ہے۔"

"نہیں تو کھانا کھایا ہے مگر اسے تو بیچ ہیں کیا ہے۔
پوچھ تو لیا جاتی۔"

"ہاں پوچھ تو۔" نور نے برز جھانپا۔ نور بھائی
کی جھانپ سے دیرانہ کھولا۔ کیسٹ سیٹ کرنا شیراز
پچھل گیا۔

"بائی کتنی ہیں ساتھ کچھ ٹھوس میرا مطلب ہے۔"

"صرف چائے۔" تاش نے اسے ہا ہوا عکس کر
دیرانہ لاک کر دیا۔

"کیا حق ہے یہ نور بھی۔" گور سلطان ہنسنے ہوئے کہ
بہاتل۔

"صرف چائے۔" نور نے اسی لہجہ و انداز میں
دوہرا کر کے پھیلایا۔ نور نے پانی چھانک دیا۔

"آپ کا کچھ نہیں ہے؟" تاش نے پوچھا۔ اگر میں نہ
ہوں تو چائے اس گھر کے سارے کام کیسے ہوں۔"

"کھل ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

ابھی دعا لے کر کیا ضرورت تھی۔
"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

"نور، میں تو بھول ہی گئی۔" نور نے کہا۔
تاش نے نور کی طرف اشارہ کیا۔

پھر وہ لڑائی لڑا کر جس طرح تپا ہوا میں کمرے کی طرف چلے گئے۔ اس کے بعد نہ تو انہیں چاہئے تھے کی فرمت ملی تھی نہ موقع۔ اور اسی طرح کے بعد وہ دونوں سرخ چہرے کے ساتھ یک دوسرے کے سامنے سے گزرے اور اپنے کمرے میں گھر گئے۔ اور انہوں نے یہ خبر کہ انہیں دین دیا کہ انہیں کے انہوں کے ہے۔

♥ ♥ ♥ ♥
 "خود سے تامل کرو سوال تو سمجھاؤں۔" عمر نوٹ ہیک
 ہاتھ میں لے کر اس کے قریب آئیں۔
 "تلاش سے کہو عمر!"

میں نے اپنے بھائی کو لکھا کہ میں نے اس کے قریب بیٹھا۔
اس سے کوئی سوال پوچھ لو تو وہاں پریشان ہوتے ہیں
جیسے انہوں نے کفار و ملایم چھ لیا ہو اور شر مروج ہوتا ہے
ہر جگہ اسکول میں اپنے استاد کے سامنے ہوتے ہوں

لودھی نے منگرا کر نوٹ ایک بکڑی دھوڑت پر لکھ
 والے اور گھڑی میں دب خلا منظور کی آئیں۔
 موہنی تمہاری بیٹی کی تو قسمت ہل گئی۔ اس
 نے آتے ہی لودھی کی نظر میں نہیں۔ دلوں پر ہر گز
 نہیں۔ لودھی کو نہ کھٹکی کی بات میں نہیں سمجھتے
 گئے۔

مہدی علیہ السلام کی آمد کے بعد
 آپ کی آمد کے بعد آپ کی آمد کے بعد
 آپ کی آمد کے بعد آپ کی آمد کے بعد
 آپ کی آمد کے بعد آپ کی آمد کے بعد

امیں سے ایک ایک کو ملے گا۔ یہ بھی تم لوگوں کو

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

پاکستان۔
 "ہاں نہیں۔ تم سوال نہ کرو۔" لیکن وہ اسے کہہ
 رہی تھی۔ کھانسی بھی۔ اس کی حالت عجیب سی تھی۔
 اس کی بے توجہی محسوس کر کے الٹو گیا۔
 "میں شیراز کھائی سے کچھ نہیں لگ۔"
 مگر کے جانے کے بعد وہ الٹو کر آئی تھی کہ اس نے
 ہانک رہی ہوئی۔ بار بار خود کو دیکھتے ہوئے بے چینی سے
 سوچتی رہی۔

۳۳ نہیں مجھ میں کیا نظر آتا ہے۔ کسی اور کو تو کیا
میں کہ جب متاثر ہوں اس سے چلتا کرتا ہوں کہ
وہ صاحب بھی ہے مجھ سے اسے دیکھتی رہی۔

جس دن سے میری شکلی ہوئی ہے۔ یہاں ایک
کی طرح سر پہ مسلط ہیں۔ نہ اپنی سرخسوں سے
آہستی ہوں نہ جا سکتی ہوں۔ اور اب وہ لکھنؤ میں
ہوں کی خبر لینے گھڑی ہو جاؤں۔ صحت چھوٹے
ہوتے ہیں۔ لکھنؤ سے لڑا ہوا نہیں خبر دہتی ہے
والوں کی۔ جو بھولے سے کسی کا خون آہستہ زہیم
پھرے گا۔ لکھنؤ سے لکھنؤ کا قلب نہیں بھولے
لکھنؤ ہے۔

میں کا فن ہے؟ کیا ہے؟ میں نے تو تمہیں ہی پوچھا تھا
وہ فرمایا ہے: یہ تو مجھے پتہ نہیں کہ میں کیسے فرماؤں

اب ہاے لاکھ دانش کل ہو۔ ایسے
سے سوال سوچتے ہیں کہ نور جواب بھی ضرور
دے گا۔ لاکھ کہہ رہی ہیں کہ تمہاری باتوں کے نور ہی

مکمل محبت کا۔ آپ ایسے مہاں کے ساتھ
مکمل کر رہے ہیں۔ ایسے مہاں سے تو آپ بے
دلی بھی کر سکتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ آپ
مکمل محبت کا۔ آپ ایسے مہاں کے ساتھ

تذکرہ مہمان میں کھوپڑیوں کی جو چھپست نذر سے
اس کے کندھے پر چڑی ہو، کندھا پکڑ کر اڑھک گیا۔
"میں نے ان کی مرضی سے" کہتوں ان کی مرضی
سے "مئی کہ ان کی مرضی کے بغیر ہر بھی نہیں ہو
سکتی۔ ابھی رخت بھرے بار اساتقار آیا تھا۔ وہ اپنے
باتھوں سے کھلائی۔ سر بھی دھوا۔ دھوا کم دکھایا
لڑا۔ کیا انھوں نے جسے ہاتھ تھے، حامیں و حامیں
سر پر کی رہے تھے۔ مجھے تو لگا ابھی کھوپڑی ہو، ٹکڑے
ہو جائے گی۔"

مٹھاکے لیے اپنی داستانِ عالمِ تھوڑی مختصر کریں
تہاں امیرِ اول سے کہو ہے۔ کہ تہاں نے پہلی ہی عمر
میں جس تھوڑی سے سوکھ بچلی کھاری تھیں۔ اس سے
لڑاؤ تھوڑی سے بول رہی تھیں۔ کبھی بچی تو کبھی بچی نہ
تھی کہ کھاری میں بول رہی ہیں۔

”پھر پرانی کھانا پختا ہے۔ جو کھانا کمر پر پڑی نواہ
ہوتا ہے۔ مٹی سے پرکڑا، مرق سے پرکڑا، خشک سے
پرکڑا جس خالی گولہ والا ہل کر سامنے رکھ دیتے ہیں۔
جو کھانے کو کمر پر لٹا لے کر نواہوں پہاڑتا ہے۔ وہ بھی
ان کے سر پر۔“

”مسلمہ اعلیٰ تعلیم کے لیے ہے۔“ اسی کو کی جی اس
 شہید کا تعلق دلوں کے ایک غریب انسان سے ہے۔
 ”مفتی اعظم نے اس کی شکل و صورت کو دیکھا ہے۔“
 ”کوئی کہتا ہے۔“

مہربانی کی جس تو بہت شکریہ ہے۔ آپ کو
میں کی دعا ہے کہ وہ جلد ہی آئے۔
آپ کی دعا ہے کہ وہ جلد ہی آئے۔

”کہہ سکتے ہیں کہ میرے دل کی بات سمجھیں۔“
”اگرچہ میں بھی اساری والا ہوں، لیکن میں کمزور ہوں۔“
”اگرچہ میں بھی اساری والا ہوں، لیکن میں کمزور ہوں۔“
”اگرچہ میں بھی اساری والا ہوں، لیکن میں کمزور ہوں۔“

UrduPhoto.com

فقد ان سے رو کر کے اک گنا ہوا۔ تب ہی

یہاں پر اگر ایک سو سو کے حد سے بچا لگائی۔

[illegible]

بہت دور سے لگا ہے ۴۰۰ شوقین و شرمیلی
رجوعی اتحاد

تیس کاغذ کا وہ ان خود تہ تکلیف کے عالم میں

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

اچھی سی ہو۔ "تو کتنے عظمیٰ سے پرچہ ہوا تھا۔
 نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔
 "تم بھی کھڑے ہو نہیں کر سکتے۔"
 اس نے "اچھی سے کھڑے ہو اور دیکھو جلی تلی۔ اس
 نے ہی کی بار پر چڑھا۔ کہ یہ کر رہی۔ کیا کمال کی
 ایک ایک سا اس میں ایک ایک سا طرف بہل
 میں بہل رہی ہوں کہ کسی کی نہ ہو جائے۔
 ♥ ♥ ♥ ♥ ♥
 محض اس کی نے ایک نور نہ کی جیسی ہی تھی۔
 سب لوگ ہانک گئے تھے۔ محفل کے کام بھی یہ
 رہے تھے کہ نہ کئی تو ان کا کھانا کھانے کو
 نہیں دی تھی۔ یہ تو آج اس میں گئے تھے اور ہی
 کرے سے ہمارے میں اچھی تھی۔ مثال ایک کہ
 ہاتھ لگی کر اس میں کی۔ عموماً شکاری کے تو بڑے ہتھ
 ی ہوتی۔ شکاری کئی ہاتھ لگائے اس میں ہاتھ لگا کر وہ
 ہاتھ لگنے کے تو بڑی عموماً۔ اس میں ہاتھ لگنے
 ہاتھ کے ہیں۔ ہاتھ لگنے کی عموماً سے گھبرا
 کہہ رہی ہیں۔ میں گھبراہٹ سے دوری
 رہتا تھا۔

۱۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۲۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۳۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۴۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۵۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۶۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۷۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۸۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۹۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟
 ۱۰۔ کیا ہے؟ کیا ہے؟ کیا ہے؟

UrduPhoto.com

[illegible]

جھوٹا بھائی تھا۔ کہہ نہیں سکتا۔
 سب کے چہرے بگڑ گئے تھے۔
 دادو نے اس سے کہا تھا۔ وہ اب غارت گھر میں
 آئیں۔ نہ مثال کے لیے نہ دادو کے لیے۔ انہوں
 نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ مثال بنی تھی۔ مگر دادو
 کو یہ خبر ملی تو وہ اس نے مثال کی آنکھوں میں
 کسی طرح کی پوری پوری مٹی چھنی۔
 بہت پیار دیکھا تھا۔ مثال بھی اس سے کچھ نہ کر
 پائی۔ خاموشی سے اس میں مٹی کی۔ دادو کو سمجھنے کے
 لیے تمہارا وقت تھا سے تھا۔

دادو کی مثال کو تو کسی طرح نہ تھا۔ سر نہ تھا اس کا
 پاؤں تھا۔ اس کی سے اس کا پاؤں تھا۔ سر نہ تھا اس کا
 کہ اس کے ہیں اس کے سے اس کے سے اس کے سے اس کے
 کھڑا تھا۔
 "بھئی کبھی اس کا سر نہ تھا اس کا
 ہاتھ نہ تھا۔" وہ جھینپتی تھی۔
 "تمہارے سے ہی کہتی۔" وہ مثال سے کہتی۔
 ہر کہنی کے بل پر تھا کہ اس کے سے اس کے سے اس کے
 لگا۔ اس کے سے اس کے۔
 "تمہارے سے اس کے۔"

اسے چاہتا تھا ایسا ہو مگر اس المونی کے ہو جانے کا
 اس میں اسے ہو چکا تھا مگر بھی وہ لوٹ گئی تھی۔
 اپنے کہتی کہیں تھو کہ از سر نو نو لے کی کو عشق کرنا
 تھی مرنے تو ہاتھ نہ آتا تھا بس خاموش تھی اور کم مہم
 نور علی ایک امانت دریاں خیال۔
 وہ پھر بھیکٹ ہو گئی۔

[illegible]

اور اب
"یا اللہ! میں کہے سکا کہ اس کی یہ امتحان
اور کئی بار ہو گئے۔"

اور پھر
"یا اللہ! ہاتھ میں چھوڑ دیا کہ نہ کیا۔
"واللہ! کیا ہمارے گھر کو سب ہو گئے کیا ہے۔"

اور پھر
"تمہیں کیا مر گئے تھے۔" "ہو فوراً یہ ہو جائے
"چھا ہوا ہو فوراً اب چلیں پھر اگر صاف کیا نہ
ساری عمر تمہاری انہی غرض کہہ دینا میں
رہتے۔"

اور پھر
"تمہیں کوئی ضرورت نہیں اس کی غرض ہے

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

[illegible]

۱۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد
 حضرت زین العابدینؓ نے خلافت
 قبول فرمائی۔

[illegible]

سہل سے چلتا ہوں کہ وہ نہیں آتا ہے بلکہ اپنے
 دل سے کہی جا رہا ہے اپنے دل سے کہی جا رہا ہے
 دل سے کہی جا رہا ہے دل سے کہی جا رہا ہے
 دل سے کہی جا رہا ہے دل سے کہی جا رہا ہے

میں ہاں ہے۔ مگر یہ اس کی جگہ سے کہ
 اس کی جگہ سے کہ اس کی جگہ سے کہ
 اس کی جگہ سے کہ اس کی جگہ سے کہ
 اس کی جگہ سے کہ اس کی جگہ سے کہ

[illegible]

۱۔ اگرچہ کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے مگر اس کی وجہ سے اس شخص کی زندگی بڑھتی ہے۔
 ۲۔ اگرچہ کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے مگر اس کی وجہ سے اس شخص کی زندگی بڑھتی ہے۔
 ۳۔ اگرچہ کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے مگر اس کی وجہ سے اس شخص کی زندگی بڑھتی ہے۔

[illegible]

UrduPhoto.com

Urduphoto.co

... ..

کونئی چیز مگر نہیں ایسا جس کا کل اور آج ہوا یک جینا

UrduPhoto

UrduPhoto

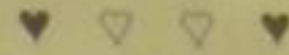
Handwritten Urdu text in Nasta'liq script, arranged in two columns. The text appears to be a religious or philosophical treatise, possibly a commentary on the Quran or a collection of prayers. The script is fluid and characteristic of the 18th or 19th century. There are some marginalia and corrections visible.

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

Handwritten Urdu text in Nasta'liq script, arranged in two columns. The text continues from the right page or is a separate section. It maintains the same style of calligraphy. There are some larger, bolder words that might be headings or important terms. The bottom of the page shows some more text, possibly a conclusion or a signature.

تو پہنچ آئے زندگی میں۔ اور ارسلان۔ کس قدر
ڈشنگ اور امپریسور سنبلیٹی ہے اس کی اور ایک
ویل آف فیلٹی سے تعلق ہے اس کا۔ مجھے تو سب کچھ
مل گیا جو میں نے چاہا تھا۔ وہ تابش! میں بہت خوش
ہوں۔"

وہ دھواں دھواں چہرے اسے دیکھتا رہا پھر پلٹ کر
نیچے اتر گیا۔



بڑا عجیب محبت کا یہ فسانہ ہے
دل ہے تیرا تو کسی اور کا دیوانہ ہے
جو جس کو چاہتا ہے وہ اسے نہیں ملتا
کیسا دستور ہے دنیا کا کیا زمانہ ہے
ایک بادلوں بھری شام کھڑکی کے راستے کمرے میں
اتر آئی۔ تو اس نے کھٹ سے ڈیک بند کر دیا۔ بہت دیر
تک وہ اس شام کو اپنے کمرے میں پر پھیلاتے دیکھتا رہا
اور جب اس شام کی خوشبو میں بارش کی خوشبو شامل
ہوئی تو وہ اٹھ کر کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔ ہوا انہی
ہتھیالیوں پر نرم پھوار لیے گزری۔ وہ خاموشی سے سٹھ
چمن کے پتوں پام کے پودوں، امروہ کی شاخوں پر برستی
بونڈوں کو دیکھتا رہا۔ پھر نیچے چلا آیا۔ سرخ برآمدہ بھیگ
رہا تھا۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ تو خیر سا آنکھوں
میں اٹھ آیا۔ کچن کا دروازہ بند تھا۔ وہ جانتا تھا زوبیہ کو
سردیوں کی بارش بہت پسند تھی۔ جب سب اپنے
اپنے کمروں میں گرم ہیٹر کے سامنے ڈرائی فروٹ
کھاتے چائے پیتے گزارتے تھے۔ وہ خاموشی سے اپنا
کپ اٹھا کر باہر نکل آئی تھی اور یہیں کسی ستون کے
ساتھ ٹپک لگا کر گھنٹوں بھیکتے صحن اور درختوں کو دیکھا
کرتی تھی۔

"سردیوں کی بارش مجھ سے باتیں کرتی ہے تابش!
مجھے لگتا ہے اس کائنات میں کچھ اور نہیں ہے۔ بس
بارش ہے۔ ہوا، درخت، خوشبو، بادلوں اور میں۔ یہ
پڑیاں صرف مجھ سے ملنے آتی ہیں۔ پتوں میں چھپی یہ
تابش! میں نے کپٹ کر دیکھا۔ اور کی شاخوں پر بیٹھی
ہوئی۔"

پڑیاں پھر سے اڑیں اور کہنے لگیں میں جا چھپیں۔
تو آج بارش سے باتیں کرنے والی لڑکی کہاں گئی۔
وہ دروازہ کھول کر اندر چلا آیا۔ نیم تاریک کمرے
میں نجانے کون کون بیٹھا تھا مگر بول صرف دادی رہی
تھیں۔

"اپنی چاہے صورت پر نحوست برس رہی ہو۔ لڑکی
خوبصورت ہو۔ خود کے پلے خاک نہ ہو مگر لڑکی امیر
ہونی چاہیے۔ میں کہتی ہوں اپنے گریبان میں تو
جھانک لے بندہ۔ آئینے میں ایک بار اپنی بھی صورت
دیکھ لے پھر کرے ایسی خواہش۔ پر نہیں دماغ عرش پر
ہیں سب کے۔ اپنی اوقات سے بڑھ کر مانتے ہیں۔"
وہ نادام سا ہو گیا۔ لگایہ سب دادی نے اس کے لیے
کہا ہے۔ جس پل اس نے منال کی خواہش کی تھی۔
یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ خود کیا ہے۔ اور منال وہ بھی تو
اس سے بہتر شخص کی خواہش کر سکتی ہے۔

وہ خاموشی سے پچھلے برآمدے میں نکل گیا۔
سر سبز و شاداب کیاریاں بارش میں بھیگ کر کچھ اور ٹھہر
آئی تھیں۔ بھیگی بھیگی سی شام سبز پتوں سے لپٹ گئی
تھی۔ وہ آگے بڑھنے کو تھا پھر ٹھٹھک گیا۔ وہ دونوں
پازو گھنٹوں کے گرد لپیٹے ان میں چہرہ چھپائے رو رہی
تھی۔ ہاں اس کی سسکیوں کی آواز زونے وقفے سے ملتی
ہو رہی تھی۔ بوندیں ایک تو اترے گر رہی تھیں۔ کو
ان آنسوؤں سے ان کی آشنائی بہت پرانی تھی۔ وہ
سا آگے بڑھا۔

"زوبیہ!" تابش اس کے قریب بیٹھا۔ ندیہ کی
سکی لبوں میں ہی دم توڑ گئی۔

"کیا ہوا زوبیہ۔۔۔؟" تابش نے اس کا کندھا
اور وہ اس کے نرم لہجے پر بکھر گئی۔ روئی تو پھر کھل
روئی۔ وہ پریشان ہو گیا۔

"کچھ بتاؤ بھی زوبی! کسی نے کچھ کہا ہے؟"
وہ بو نہی سسکیاں بھرتی رہی۔ تابش کو یاد آیا
اسے دیکھنے کچھ لوگوں کو آنا تھا۔ وہ پوچھ بیٹھا
ترپ اٹھی۔

"مجھ میں کیا ہے جسے وہ دیکھنے آئیں گے"

صرف میری
"ایسے مست
"ہر چیز کی۔"

اس عام سے چم
کوئی رک جا
کرے۔ نہیں
نے دیکھا وہ رو
قریب تھی۔ اسے
گا۔

"اچھا روؤ تو مست
"کیوں نہ روؤں
ہے اس حقیقت کو
آجاتے ہیں یہ بار بار
لاؤں چاند چہرہ ستارہ

خود کو۔۔۔ یہ سب
دیکھتے ہیں۔ خوبصورت
سوچیں گیوں نہیں پر دے
"یہ سب بینائی سے
آواز کہیں دور سے آتی مح

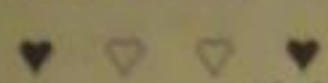
تو اتر سے گرتی بوندوں
آنکھوں میں جھانکا۔ وہ نظر
"نہیں میرا سلیقہ، تعلیہ
کچھ بھی نہیں نظر نہیں آتا۔
کیوں؟ لیکن تم نہیں سمجھو

معیار۔ تم کیا جالو ٹھکرائے جا
ہے؟ اور میں۔۔۔ میں تو بار بار
میرے خدا پر رنجیکٹ ہونا
ہے تم کبھی نہیں سمجھو گے تابش
آج سے قبل تابش کبھی نہیں

یہ اذیت نس نس میں شامل تھی۔
اس نے ترپ ترپ کر روئی زوبیہ
کی بار اس رخ تجڑے سے گزری ہے
وہ بے حد خاموش کھڑا تھا۔ وہ رو
کی تو چپ ہو گئی۔ مگر آنسو اب بھی۔

صرف میری تذلیل کرنے آتے ہیں۔
 "ایسے مت کہو۔ تم میں کس چیز کی کمی ہے۔"
 "ہر چیز کی۔ ہر چیز کی کمی ہے مجھ میں۔ غور سے دیکھو
 اس ملام سے چہرے میں کچھ بھی ایسا ہے جسے دیکھ کر
 کوئی رگ جائے۔ واپس نہ جانے کی خواہش
 کرے۔ نہیں ٹا۔" وہ پھر کر کہہ رہی تھی۔ تابش
 نے دیکھا وہ روئی غم زدہ آنکھیں اس کے کس قدر
 قریب تھی۔ اسے لگا وہ ان نمکین پانیوں میں بہہ جائے
 گی۔

سے اس کے گالوں پر پھسل آتے تھے۔ اس کے
 چہرے پر ہلکی سی شرمندگی تھی۔ گویا وہ یہ سب کچھ
 تابش سے نہ کہنا چاہتی تھی۔
 "انصو۔" تابش نے جھک کر اس کا ہاتھ تھاما۔ وہ
 خاموشی سے کھڑی ہو گئی۔ تابش نے اس کے دپٹے کو
 پکڑ کر اس کے آنسو پونچھے۔ پھر نرمی سے گویا ہوا تھا۔
 "رونا تو کسی بھی مسئلے کا حل نہیں۔ آؤ اندر چلتے
 ہیں۔ سردی بہت زیادہ ہے۔"
 وہ خاموشی سے اس کے ساتھ ہوئی۔



"اچھا رو تو مت۔"
 "کیوں نہ روؤں اپنی تذلیل پر۔ میں نے مان لیا
 ہے اس حقیقت کو تسلیم کر چکی ہوں۔ پھر کیوں
 آجاتے ہیں یہ بار بار مجھے ذلیل کرنے میں کہاں سے
 لافوں چاند چہرہ ستارہ آنکھیں کیا میں نے خود بتایا ہے
 خود کو۔ یہ۔ یہ سب ظاہری شکل و صورت ہی کیوں
 دیکھتے ہیں۔ خوبصورت دل کیوں نہیں دیکھتے پاکیزہ
 سوچیں کیوں نہیں پڑھتے۔"

کٹھن ہے زندگی کتنی
 سفر و شوار کتنا ہے
 کبھی پاؤں نہیں چلتے
 کبھی رستہ نہیں ملتا
 ہمارا ساتھ دے پائے
 کوئی ایسا نہیں ملتا
 فقط ایسے گزاریں تو
 یہ روز و شب نہیں کٹتے
 یہ کٹتے تھے کبھی پہلے
 مگر اب نہیں کٹتے
 مجھے پھر بھی میرے مالک
 کوئی شکوہ نہیں تجھ سے
 میں جاں بھر کھیل سکتا ہوں
 میں ہر دکھ کھیل سکتا ہوں
 اگر تو آج ہی کر دے
 محبت ہم سفر میری

"یہ سب بیٹائی سے محروم ہیں نہ یہ!" تابش کو اپنی
 آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی۔
 تواتر سے گرتی بوندوں نے بہت غور سے اس کی
 آنکھوں میں جھانکا۔ وہ نظریں جھکا گیا۔
 "میں میرا سلیقہ، تعلیم، تہذیب، ادب، آداب
 کچھ بھی نہیں نظر نہیں آتا۔ کیوں نظر نہیں آتا تابش
 کیوں؟ لیکن تم نہیں سمجھو گے۔ تمہارے تو اپنے
 معیار۔ تم کیا جانو ٹھکرائے جانے کی اذیت کیسی ہوتی
 ہے؟ اور میں۔ میں تو بار بار ٹھکرائی جاتی ہوں۔ اور
 میرے خدا سے بھیکٹ ہونا کس قدر اذیت ناک
 ہے۔ تم کبھی نہیں سمجھو گے تابش! کبھی نہیں۔"

جب پانچویں بار وہ تخت پر اونڈھا پڑا صغیر انور کی
 اسی نظم کو دہرانے لگا تو وہ کھڑکی ہاتھ میں لیے قریب
 آئی۔

آج سے قبل تابش کبھی نہیں سمجھ سکتا تھا مگر آج
 یہ لذت لسن لسن میں شامل تھی۔
 "اب اس کے لیے..."
 "اب اس کے لیے..."
 "اب اس کے لیے..."
 "اب اس کے لیے..."

"بس کرو تابش! اب تو اسے گئے بھی پندرہ دن
 ہو گئے۔"
 "اچھا۔" وہ ایک دم خاموش ہو کر بولا تھا۔
 "ہاں۔ لیکن مجھے یوں لگتا ہے جیسے وہ ابھی بھی
 یہیں ہے ہمارے درمیان۔" نہ یہ اسے واقعی بہت